Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ | سوموار ۹/ ربیع الثانی ۱۴۱۴ھ ' ۲۷ تبوک ۱۳۷۲ ہش ' ۲۷ ستمبر ۱۹۹۳ء نمبر ۲۱۵

متقی کی حفاظت خدا فرماتا ہے

اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا۔ اور وہ خود تمہاری حفاظت کرے گا۔ اور دشمن جو تمہاری جان کے درپے ہے تم پر قابو نہیں پائے گا ورنہ تمہاری جان کا کوئی حافظ نہیں اور تم دشمنوں سے ڈر کر یا آفات میں مبتلا ہو کر بے قراری سے زندگی بسر کرو گے اور تمہاری عمر کے آخری دن بڑے غم اور غصہ کے ساتھ گذریں گے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

رزق حلال کے حق میں اگر احمدیوں نے جہاد نہ کیا تو اور کوئی نہیں کرے گا

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ فرمودہ ۱۴ ہجرت ۱۳۷۲ ہش (۱۴۔ مئی ۱۹۹۳ء) کا مکمل متن جو حسب معمول مواصلاتی رابطوں کے ذریعے دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

(خطبہ کا یہ مکمل متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

رزق حرام کھانے والا معاشرہ ضرور رسوا ہوتا ہے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

" گذشتہ جمعہ پر جو تربیتی مضمون بیان ہو رہا تھا اس سلسلہ میں ابتداء" میں نے ان آیات (البقرہ ۱۶۹:۱۷۱) کی تلاوت کی تھی جو آج پھر تلاوت کی ہیں۔ مضمون کے تسلسل میں وقت گزر گیا اور ان آیات کا ترجمہ کرنا بھول گیا حالانکہ آغاز میں ان کا ترجمہ کرنے کے بعد پھر مضمون شروع ہونا چاہیے تھا لیکن اپنی ذات میں اس ترجمہ کے ساتھ کچھ ایسے گہرے تربیتی مضامین وابستہ ہیں کہ آج میں (اللہ نے چاہا تو) انہی سے بات شروع کروں گا اور پھر اس کے دوسرے بعض امور جو پیش نظر ہیں وہ بھی انہی آیات کی روشنی میں پیش کیے جائیں گے۔

یہاں تمام بنی نوع انسان مخاطب ہیں (-) رزق حلال کا انسانی معاشرہ سے ایک گہرا تعلق ہے اور کوئی معاشرہ مذہب کا قائل ہو یا نہ ہو جب بھی کوئی معاشرہ رزق حلال سے ہٹ جاتا ہے اور حرام مال کی طلب پیدا ہو جاتی ہے اور حرام مال کھانے میں کوئی قباحت باقی نہیں رہتی تو وہ معاشرہ ضرور ذلیل اور رسوا ہو جایا کرتا ہے اور وہ اقتصادی نظام کامیابی کے ساتھ اور صحت کے ساتھ چل نہیں سکتا۔ اس کی مثال اشتراکی دنیا کے اقتصادی نظام کے طور پر سامنے رکھی جاسکتی ہے۔

رزق حلال کا گہرا رشتہ خدا کے تصور سے ہے

اشتراکی دنیا کی بنیاد ہی خدا کی نفی پر ہے۔ اگر خدا کو تسلیم کر لیا جائے تو مارکس کا جدلی مادیت کا نظریہ بے معنی اور بے حقیقت ہو جاتا ہے۔ اس لئے آغاز ہی میں اس نے خدا کا انکار کیا ہے اور عمداً" سمجھ کر کیا ہے کہ اگر انسان خدا کا قائل ہو تو پھر کسی انسان کو اقتصادی نظام دینے کا حق نہیں۔ جس نے پیدا کیا ہے پھر وہی حق رکھتا ہے کہ وہ اقتصادی نظام دنیا کے سامنے پیش کرے۔ بہرحال یہ وہ معاشرہ ہے' یہ وہ اقتصادی دنیا ہے جس کی بنیاد خدا کی نفی پر قائم کی گئی اور چونکہ رزق حلال کا تصور مٹ گیا اور رزق حلال کا گہرا رشتہ خدا کے تصور سے وابستہ ہے۔ جہاں خدا کے تصور کو اقتصادی دنیا سے نکال دیں گے وہاں لازماً حرام رزق کی طرف رجحانات بڑھنے شروع ہوں گے اور ایسی سوسائیٹی آخر کار حرام کھانے پر منتج ہو جایا کرتی ہے اور جہاں مذہبی دنیا میں آپ کو حرام مال کھانے کا ذوق شوق اور ولولہ دکھائی دیتا ہے۔ بعض دفعہ غیر مذہبی دنیا سے بھی زیادہ آپ کو دکھائی دیتا ہے وہ اس بات کا مظہر ہے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں جس خدا پر یقین رکھنے کا دعویٰ ہے اس خدا پر کوئی یقین نہیں چنانچہ قرآن کریم نے رزق حلال کے مضمون کو ساری قوم کی اخلاقی حالت کے ساتھ وابستہ کر کے بیان فرمایا ہے اور یہ ضروری ہے کہ انسان رزق حلال کمانے پر اور رزق حلال کھانے پر مضبوطی سے قائم ہو جائے۔ کیونکہ اس کا دوسری بہت سی اخلاقی معاشرتی خرابیوں کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ فرمایا (-----) اے وہ لوگو خواہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہو۔ کسی خطہ زمین سے تمہارا واسطہ ہو رزق حلال کماؤ اور رزق حلال کھاؤ (-----) زمین میں سے اپنے لئے وہی چیزیں چنو جو حلال بھی ہیں اور طیب بھی ہیں۔

ہر حلال چیز طیب نہیں ہوتی

طیب کا مضمون حلال سے آگے ہے۔ ضروری نہیں کہ ہر حلال چیز طیب ہو کیونکہ بعض دفعہ ایک حلال چیز گندی حالت میں بسی ہوئی بدبودار حالت میں بھی پائی جاتی ہے۔ ایک چیز حلال ہے لیکن وہ اپنے اندر بعض دوسری قباحتیں بھی رکھتی ہے۔ مثلاً بعض چیزوں میں ایسے مادے پائے جاتے ہیں کہ معدہ قبول نہیں کرتا۔ حلال ہے مگر کھائیں گے تو نقصان اٹھائیں گے۔ ہر انسان کے لئے طیب بدل جاتا ہے۔ بعضوں کو آم سے الرجی ہے۔ بعض کو اور بہت سی اچھی چیزوں سے الرجی ہے جو حلال ہیں اور اکثر کے لئے طیب بھی ہیں لیکن انسان' انسان کے ساتھ طیب کی تعریف کچھ نہ کچھ بدلتی رہتی ہے اور ہر شخص کا طیب اپنا ہے۔ اس میں اس کے مزاج کا دخل ہے۔ اس کے معاشرے کا دخل ہے۔ بعض چیزیں جو یہاں انگلستان میں کھائی جاتی ہیں ہماری عادات مختلف ہیں اس لئے ان کو دیکھتے ہوئے بھی متلی شروع ہو جاتی ہے۔ پس یہ جو کچے گھونگھوں میں سے جو جانور نکال نکال کر یہ اپنے گلوں میں الٹتے ہیں۔ باہر ریڑھیاں لگی ہوئی ہوتی ہیں اور یہ بڑے شوق سے کھا رہے ہوتے ہیں۔ ایک دفعہ کالج کے زمانہ میں تجربہ کے طور پر میں وہ غلطی سے لے بیٹھا۔ وہ منہ میں ابھی داخل ہی ہوا تھا کہ اس قدر زور سے قے آئی کہ شرم کے مارے کہ لوگوں کے سامنے نہ آئے میں منہ پر ہاتھ رکھ کر ٹائیلٹ کی تلاش میں پھر دوڑا اور ایک طرف جا کر جب کہ بے اختیار ہو چکا تھا مجبوراً" قے کی۔ تو حلال تھا اور ان لوگوں کے لئے طیب بھی تھا لیکن میرے لئے ان لوگوں کے لئے جن کے مزاج مختلف ہیں طیب نہیں تھا۔ پس حلال کے ساتھ طیب کی شرط لگا کر ایک اور مضمون بھی پیدا فرما دیا گیا ہے کیونکہ طیب خاطر اسے کہتے ہیں جو مزاج کے مطابق ہو۔ اگر مزاج کی تعریف میں جسم کے رد عمل کو بھی شامل کر لیا جائے تو بہت سی الرجیز (Allergies) کا تعلق' بہت سی بیماریوں کا تعلق ایسے کھانوں سے ہوتا ہے جو ویسے پسند ہیں لیکن انسان کے لئے طیب نہیں ہیں۔ بہت سے لوگ مالٹے کا جوس پسند کرتے ہیں اور اب جو تحقیق ہے اس سے پتہ چلا ہے کہ اکثر بچوں کو دمہ کی بیماری مالٹے کے جوس پلانے کے نتیجہ میں ہوئی ہے۔ مائیں چھوٹی عمر سے ہی اس شوق میں کہ ہمارے بچے کی صحت اچھی ہو اس کو مالٹے کا جوس پلایا کرتی تھیں۔ اور اب وسیع پیمانہ پر تحقیق سے یہ ثابت ہوا ہے کہ اکثر دمہ کی وجہ بچپن کی عمر میں پلایا ہوا یہی مالٹا ہے تو اس لئے کہ طیب نہیں تھا۔ یعنی ایک اور بات یہ نکلی کہ عمر کے مطابق بھی پھر طیب کی احتیاط رکھنی ہوگی۔ بعض چیزیں ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

عمر میں جا کر طیب ہو سکتی ہیں ایک عمر میں طیب نہیں ہوتیں تو بہت ہی پیاری اور مکمل تعلیم ہے کہ (-----) تمہارے لئے ہم نے بہت سے کھانے نکالے ہیں۔ ان میں سے حلال کھاؤ یعنی وہ کھاؤ جس کی خدا نے اجازت دی ہے اور طیب کھاؤ یعنی وہ کھاؤ جس کی تمہارا نفس اجازت دیتا ہے۔ جسے تمہارا نفس قبول کرتا ہے تو خدائی تعلیم کا اس طرح آپ تجزیہ کر کے دیکھیں تو (تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے) کا مضمون ہے جو یہاں بیان ہو گیا ہے۔ ایک خدا کا حق ہے اس کو پیش نظر رکھنا۔ ہرگز اس حق میں دخل اندازی نہ کرنا۔ پھر تمہارے نفس کا حق ہے اس کو بھی پیش نظر رکھنا۔ اگر ان دو باتوں کا خیال رکھو گے تو تمہاری صحتیں اچھی رہیں گی۔ تمہارا معاشرہ اچھا رہے گا۔ تم کئی قسم کی خرابیوں اور تکلیفوں سے بچ جاؤ گے۔

رزق حرام کھانے کا رجحان دنیا بھر میں بڑھ رہا ہے

حلال کا جو مضمون آج یہاں خصوصیت کے ساتھ بیان کرنا چاہتا ہوں وہ لین دین کے معاملہ میں حلال کا مضمون ہے جو اس وقت میرے پیش نظر ہے۔ وہ رزق جو رشوت کے ذریعہ حاصل کیا جائے وہ رزق جو چور بازاری کے ذریعہ حاصل کیا جائے۔ وہ رزق جو کسی کے اوپر ظلم کر کے اس کا مال کھا کر حاصل کیا جائے وہ رزق جو چیزیں بیچتے ہوئے دھوکہ دے کر حاصل کیا جائے۔ لین دین کے معاملات میں بد دیانتی کے ذریعہ حاصل کیا جائے۔ غرضیکہ رزق حاصل کرنے کے بہت سے ایسے ذریعے ہیں جن میں خدا تعالیٰ کی رضا شامل نہیں ہوتی۔ ان طریقوں سے رزق حاصل کریں تو خدا کی رضا سے عاری رزق ہو جائے گا بلکہ ناراضگی والا رزق ہو گا اور حلال کی تعریف میں یہ سب باتیں داخل ہیں کہ ایسا رزق کھاؤ جس کے حصول میں تم نے خدا کو ناراض نہ کیا ہو۔ خدا کی تعلیم کے خلاف رزق نہ ہو۔ یہ وہ پہلو ہے جس کے پیش نظر آپ جب آج کی دنیا کے مختلف ممالک کی اقتصادی حالت کا جائزہ لیتے ہیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ رزق حرام کی طرف دنیا کی توجہ بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ ایسے ممالک جن میں اقتصادیات بظاہر صحتمند ہیں وہاں بھی جب چھان بین کی جاتی ہے تو پتہ چلتا ہے کہ قومی مال کھانے کا رجحان پہلے سے بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔ بڑی بڑی کمپنیاں ہیں جو دھوکہ دیکر، بعض لوگوں کے ساتھ مل کر، بعض لوگوں کو کھلا کر قومی دولت اپنی ذاتی کمائی میں تبدیل کر لیتی ہیں حالانکہ وہ قومی دولت ہے۔ تو بعض دفعہ رزق حرام کھلا کھلا صاف دکھائی دیتا ہے۔ بعض دفعہ چھان بین کے بعد دکھائی دینے لگتا ہے لیکن میں نے جہاں تک جائزہ لیا ہے صرف مشرق کا معاملہ نہیں۔ مشرق میں تو رزق حرام آج کل ماں کے دودھ کی طرح پیا جا رہا ہے لیکن مغرب میں بھی حرام رزق کھانے کی طرف توجہ بڑھتی جا رہی ہے اور یہ رجحان ان کی اقتصادی حالت خراب ہونے کا ایک طبعی نتیجہ ہے۔

کھوکھلا معیار زندگی قائم رکھنے کے لئے جھوٹ کا سہارا

قومیں دو قسم کی ہیں۔ ایک وہ جو اپنی اخلاقیات کو خدا کے تصور سے باندھتی ہیں اور خدا کے تصور کے نتیجہ میں اپنا ضابطہ حیات بناتی ہیں۔ ان قوموں پر بھی غربت اثر انداز ہوتی ہے۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے فرمایا (-----) کہ دیکھو خبردار یہ خطرہ ہے کہ تمہاری غربت کفر میں تبدیل نہ ہو جائے۔ غربت کے ساتھ بعض خرابیاں لگی ہوئی ہیں اور اخلاق آزمائے جاتے ہیں اور زیادہ سختی سے آزمائے جاتے ہیں اور خطرہ ہے کہ غربت کی حالت میں وہ اخلاق جو خدا کے تصور سے وابستہ ہیں ان کو بھی گزند پہنچ جائے۔ پس ایسی قومیں ہیں جہاں خدا کا تصور تو موجود ہے اور خدا کے تصور سے اخلاق کے مضمون باندھے ہوئے ہیں لیکن ایک غربت کی وجہ سے دوسرے خدا کا تصور فرضی زیادہ ہے حقیقی کم ہے کیونکہ غربت میں بھی اگر خدا دل میں موجود ہو تو انسان کی اخلاقی حالت کی غیر معمولی حفاظت ہوتی ہے اور امیر آدمی کے پاس بھی اگر خدا نہ ہو تو اس کی اخلاقی حالت کی کوئی ضمانت نہیں۔ پس ایک تو وہ لوگ ہیں جن کا اخلاقیات کا نظام خدا سے وابستہ ہے اور ایسی قوموں میں چونکہ خدا کا تعلق کم ہو رہا ہے۔ اعتقاد عملاً اٹھ رہا ہے اور دوسرے بہت سے ایسے علاقے ہیں جو غریب علاقے کہلاتے ہیں اس لئے وہاں بد دیانتی بڑھ رہی ہے اور امیر ممالک میں اقتصادی آزمائش کا دور شروع ہو چکا ہے۔ امیر ممالک کی مشکل یہ ہے کہ یہاں ایک فرضی اور خیالی معیار زندگی بنا کر اسے اونچا کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ہر وہ سیاسی پارٹی جو معیار زندگی اونچا کرنے کا دعوی لیکر آئے اس کو ووٹ زیادہ ملتے ہیں۔ اس لئے یہاں یہ کوشش ہی نہیں کی جا سکتی کہ معیار زندگی کو گرا کر اقتصادی حالت کے مطابق کیا جائے۔ پس یہ ایک ایسی دوڑ ہے جس کے نتیجہ میں جب ایک کھوکھلا معیار زندگی قائم ہو جائے جسے حقیقتاً ملک کی اقتصادیات پورا سہارا نہ دے سکیں کیونکہ ہر معیار زندگی کے نیچے ایک اقتصادی بنیاد ہونی ضروری ہے اگر وہ اقتصادی بنیاد موجود نہ رہے تو وہ معیار زندگی کھوکھلا ہو کر یا تو گرے گا یا اس کو سہارا دینے کے لئے جھوٹ اختیار کرنا پڑے گا۔ بد دیانتی اختیار کرنی پڑے گی۔ کئی قسم کے دھوکے اختیار کرنے پڑیں گے کہ کسی طرح یہ معیار زندگی جو جھوٹا ہے اور جسے قائم رہنے کا حقیقتاً" اقتصادی اصولوں کے مطابق کوئی حق نہیں اسے بہر حال قائم رکھا جائے۔ یہ وہ حصہ ہے جس کے نتیجہ میں پھر اخلاق بڑی تیزی کے ساتھ کھائے جاتے ہیں اور کھوکھلے ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور پھر منہدم ہو کر گرتے ہوئے دکھائی دینے لگتے ہیں۔ قوموں کا صرف اقتصادی نہیں بلکہ اخلاقی دیوالیہ بھی پٹ جاتا ہے۔ پس جو دوسرا حصہ میں نے مغربی دنیا سے تعلق رکھنے والا بیان کیا تھا اس میں مشکل یہ ہے کہ ہم یعنی انسان اس وقت ایسے دور میں داخل ہو گیا ہے کہ جہاں ان کی اقتصادی ترقی اب کچھ عرصہ کے لئے یا کچھ رکے گی اور پھر تنزل اختیار کریگی اور ان کے سامنے کئی ایسے چیلنج ہیں جو رفتہ رفتہ اس اشتراکی دنیا سے اٹھیں گے جو اشتراکی نظام سے توبہ کر کے ان کی پیروی میں اب نئے نظام بنا رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تیسری دنیا کی جو مارکیٹیں ہیں ان میں خریدنے کی طاقت ہی بہت کم ہو چکی ہے۔ ان کا اقتصادی معیار بہت گر چکا ہے اور جس کو پہلی دنیا کہتے ہیں اس کے پیچھے پیچھے دوسری دنیا یعنی اشتراکی دنیا ہے جو اب آزاد ہو رہی ہے اس دنیا کا باہر کی مارکیٹوں سے کوئی بہت گہرا تعلق نہیں تھا معمولی تعلق تھا۔ اب نئے اقتصادی نظام کے تابع ان کے اندر پروڈکشن کی طاقتیں بڑھیں گی اور لازماً" ان کو باہر کی دنیا میں منڈیاں ڈھونڈنی پڑیں گی اور باہر کی مارکیٹوں پر قبضہ کرنا ہو گا جس کے نتیجہ میں دنیا کی جو کل دولت ہے اس میں اضافہ نہیں ہو گا لیکن چیزیں بیچنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو جائے گا اور یہ وہ خطرہ ہے جس کے نتیجہ میں پھر اخلاقیات پر ایک بہت گہرا اثر پڑتا ہے اور رزق حلال ایک دور کی چیز دکھائی دیتی ہے۔ پھر عملی دنیا میں ہر قوم میں یہ رجحان پیدا ہو جاتا ہے کہ چاہے دھوکے سے لو۔ بد عہدی کر کے لو۔ ظلم کر کے لو۔ قوم کا اقتصادی معیار قائم رکھنے کے لئے ہر حالت میں تم باہر سے پیسہ کھینچو اور اپنے ملک کی طرف منتقل کرو۔ یہ قومی رجحان بنتا ہے اور انفرادی سطح پر آپ نے دیکھا ہو گا کہ خیالی معیار کو قائم رکھنے کے لئے یا فرضی طور پر لذتوں کے جو تصورات پیش کئے جاتے ہیں ان کی پیروی میں وہ عوام الناس جن کے پاس دولت نہیں ہے کہ اس قسم کے مزے کر سکیں وہ پھر چوریاں کرتے ہیں۔ ڈاکے ڈالتے ہیں۔ کاروں کے شیشے توڑتے ہیں اور رفتہ رفتہ پھر قتل و غارت پر بھی مجبور ہو جاتے ہیں۔

امریکہ میں جرائم کی صورت حال

امریکہ جیسے امیر ملک میں تھوڑے تھوڑے پیسوں کے لئے قتل و غارت کا سلسلہ اس قدر شدت کے ساتھ جاری ہے کہ انسان دیکھ کر دنگ رہ جاتا ہے۔ بعض آدمیوں کو دس ڈالر کے لئے قتل کیا گیا یعنی پہلے مار اگیا اور پھر دیکھا گیا کہ اس کی جیب میں تھا کیا تو دس ڈالر نکلے۔

جب میں ۱۹۷۸ء میں امریکہ گیا ہوں تو مجھے ایک احمدی دوست نے مشورہ دیا کہ آپ اپنے پاس پیسے ضرور رکھا کریں اور صرف کارڈ پر یا چیک پر انحصار نہ کریں۔ میں نے کہا کیوں؟ اس نے کہا کم از کم سو دو سو ڈالر ہونے چاہئیں۔ اس لئے کہ انسان اتنا Mugg ہوتا ہے کہ کسی وقت بھی آپ پر حملہ ہوا تو آپ کے پاس پیسے ہوں گے فوراً" نکال کر دیدیں کہ یہ لے لو ورنہ وہ مارنے کے بعد تلاشی لیتے ہیں۔ بہر حال اس وقت اللہ تعالیٰ کا خاص فضل تھا۔ میں نے پہلے بھی بیان کیا تھا کہ میں نے ایک دعا کی اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے مجھے تسلی دی کہ کچھ نہیں ہو گا میں بیوی اور دو بچیوں کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔ خطرناک سے خطرناک جگہ بھی گیا اور اللہ کے فضل سے ہم کسی آزمائش میں نہیں پڑے لیکن خدا کا یہ سلوک ہر ایک کے ساتھ تو روزمرہ نہیں ہوا کرتا۔ اس لئے ہر شخص روزمرہ دعا کے ذریعہ اس طرح خدا کی پناہ مانگتا ہی نہیں ہے۔

رزق حلال کو معمولی نہ سمجھیں

عام دستور یہی ہے کہ جب اقتصادی گراوٹ کے نتیجہ میں یہ ظلم کے رجحان ہوں اور یہ صورتحال پیدا ہو کہ انفرادی طور پر کسی طرح بھی اپنے معیار زندگی کو قائم رکھنے یا بلند کرنے کے لئے انسان ہر ظلم پر آمادہ ہو جاتا ہے تو سوسائٹی جرائم سے بھر جاتی ہے اور مضمون رزق حلال کے صرف ایک پہلو کا بیان ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام بنی نوع انسان کو متنبہ فرمایا کہ دیکھو رزق حلال کو معمولی نہ سمجھنا۔ اگر تم یہ دستور بنا لو اور اپنے لئے ایک قانون مقرر کر لو کہ جو کھاؤ گے وہ حلال ہو گا اور یہاں حلال کی تعریف میں دنیا کے قوانین بھی آ جاتے ہیں کیونکہ ایمان والوں کو مخاطب نہیں فرمایا گیا بلکہ الناس کو مخاطب فرمایا گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہاں صرف الٰہی قانون نہیں ہے بلکہ دنیا کے قوانین بھی آجاتے ہیں۔ فرمایا کہ رزق کمانے کے لئے قوانین نہ توڑنا۔ ملکیت کے حقوق زبردستی اپنے ہاتھ میں نہ لے لینا۔ جس ملک میں رہتے ہو جس معاشرے میں رہتے ہو اس کے قواعد کی' اس کے قوانین کی' اس کی روایات کی پیروی کرتے ہوئے جو کچھ بھی تمہیں نصیب ہو گا اگر وہ کھاؤ گے اور پھر اس میں سے طیب کو چن کر کھاؤ گے تو یہ رزق حلال بھی ہے اور رزق طیب بھی ہے۔ اس سے تمہاری روحانی اور اخلاقی قدروں کی بھی حفاظت ہو گی اور جسمانی قدروں کی بھی حفاظت ہو گی تو ایک آیت کے ایک حصہ میں دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے کتنے گہرے اور کتنے وسیع مضامین بیان فرما دیے ہیں۔ اگر آج کا انسان صرف اسی نصیحت کو پکڑ کر بیٹھ جائے تو دنیا کی قوموں میں ایک حیرت انگیز انقلاب برپا ہو جائے اور انسان حقیقت میں امن کی طرف قدم اٹھانے لگ جائے۔ امن کا رستہ تو بہت لمبا ہے اور بھی بہت سی باتیں ہیں مگر اس ایک نصیحت پر عمل کرنے سے ہی دنیا میں امن کے قیام کے آثار ظاہر ہو سکتے ہیں مگر میں جانتا ہوں کہ اکثر ممالک میں یہ سننے اور سمجھنے کے باوجود ان باتوں کو قبول کرنے کا رجحان ہی نہیں پایا جاتا اور بڑی وجہ دہریت ہے۔ جب اللہ کی ہستی پر یقین نہ رہے تو خود غرضی لائحہ عمل کو Dictate کراتی ہے' اپنے آپ کو لکھواتی ہے۔ جس طرح حکم لکھوائے جاتے ہیں اس طرح خود غرضی انسان کے لئے طرز زندگی مقرر کرتی چلی جاتی ہے اور ہر فیصلے کے موقعہ پر انسان جب خود غرضی کا فیصلہ کرتا ہے تو وہ فیصلہ خدا کے قانون کے بھی مخالف ہوتا ہے اور ملک کے قوانین کے بھی مخالف ہوتا ہے اور اسی کا نام Anarchy انارکی ہے یعنی لاقانونیت کا ایک ایسا دور چل جاتا ہے کہ جس شخص کے ہاتھ میں جو کچھ بھی آسکے وہ اس کو اپنانے کی کوشش کرتا ہے اور اس طرح بدامنی' اخلاقی بدامنی' قومی بدامنی' گھریلو بدامنی' بازار کی بدامنی ہر قسم کی بدامنیوں میں تبدیل ہوتی چلی جاتی ہے۔ فرمایا (-----) شیطان کے خطوات کی پیروی نہ کرنا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایسے فیصلے کے وقت جب آپ نے اپنے رزق کے متعلق سوچنا ہے کہ اس طرح لوں یا نہ لوں اس کو اپناؤں یا نہ اپناؤں۔ شیطان کچھ وسوسے دل میں پیدا کرتا ہے اور ہر موقعہ پر سوچ کا ایک امتحان ہوتا ہے۔ یہ باتیں از خود نہیں ہوا کرتیں۔ یہ وہ مضمون ہے جس پر آپ غور کریں تو اپنی زندگی کے تمام فیصلوں کے وقت آپ کو دکھائی دے گا کہ آپ کے سامنے دو راہیں تھیں۔ ایک وہ راہ تھی جو شیطان نے دکھائی تھی اور شیطان نے بتایا تھا کہ یوں کرو تو یہ ہو گا۔ اور وہ لوگ جو شیطان کی بات سننے لگ جاتے ہیں شیطان ان سے زیادہ باتیں کرتا ہے۔ وہ لوگ جو اللہ کی اور اس کے فرشتوں کی باتیں سنتے ہیں وہ ان سے زیادہ باتیں کرتے ہیں تو بعض لوگ صرف خطوات الشیطان ہی کے ہو کر رہ جاتے ہیں۔ جو بھی وسوسے' خیالات' سوچ کی غلط راہیں' جھوٹی چالاکیاں' دوسروں کی دولت لوٹنے کے گھٹیا گھٹیا کمینے طریق اور دوسروں کے مال پر ہاتھ ڈالنے کے' قومی دولت کو اپنانے کے یہ ان کو ہر وقت دماغ میں آتے رہتے ہیں۔ صبح اٹھتے ہیں تو ایسے خیالات کے ساتھ اٹھتے ہیں۔ سارا دن سوچتے رہتے ہیں کہ اب کیا ترکیب کی جائے۔ کون سا ٹھیکہ کس طرح لیا جائے۔ کس طرح بینک سے پیسے لوٹے جائیں۔ کس خاندان کے نام پر' کس قانون کا سہارا لیکر قومی دولت کو اپنایا جائے اور چھوٹی سطح پر روزمرہ کی زندگی میں غریب آدمی بیچارہ بھی اپنے لئے ترکیبیں سوچتا رہتا ہے کہ میں دو وقت کی روٹی کھانے کے لئے کون سے دھوکے کروں۔ کون سی چالاکیاں کروں۔ آٹے میں کیا چیز ملاؤں کہ پتہ نہ لگے اور میرا منافع بڑھ جائے وغیرہ وغیرہ۔ تو اوپر سے نیچے تک ساری قوم خطوات الشیطان کا شکار ہو جاتی ہے اور یہ فیصلے ہر سطح پر اس کثرت سے ہو رہے ہوتے ہیں کہ اگر آپ ان کو شمار کرنا چاہیں تو شمار ہو نہیں سکتے۔ کیونکہ ہر انسان صبح سے رات تک بعض دفعہ بیسیوں فیصلے کرتا ہے اور وہ فیصلے خطوات الشیطان کے نتیجہ میں ہو رہے ہوتے ہیں اور غلط فیصلے کرتا ہے اور اپنے لئے بھی جہنم بنا رہا ہوتا ہے اور اپنے بھائیوں کے لئے اپنے معاشرے کے لئے بھی جہنم بنا رہا ہوتا ہے مگر جب قوم کے لیڈر اس قسم کے رزق حرام میں مبتلا ہو جائیں تو ساری قوم کا ستیاناس کر کے رکھ دیتے ہیں۔ انفرادی سطح پر اگر دیانت پیدا کرنے کی کوشش کی بھی جائے تو وہ کوشش ناکام ہو گی۔

تیسری دنیا میں سیاست دولت کمانے کا ذریعہ ہے

اب تیسری دنیا کے بعض ممالک ہیں جہاں سیاست صرف روپیہ کمانے کی غرض سے ہے اور سیاست کے ذریعہ طاقت حاصل کرنا یا دولت کے سرچشموں پر قبضہ کرنا۔ یہ ایک ہی چیز کے دو نام بن گئے ہیں۔ ایک کے بعد دوسری جو بھی حکومت آتی ہے بددیانت آتی ہے۔ وہی مصرعہ صادق آتا ہے کہ ہمارے واسطے سارے ولی ابن ولی آئے۔ نام جو مرضی رکھ لیں۔ خاندان جتنے مرضی تبدیل ہوں۔ سیاسی پارٹیوں کے کوئی بھی نام ہوں جو بھی قابض ہوتا ہے اس کی تاریخ دیکھ لیں وہ ملک کی دولت پر قبضہ کرنے کی نیت سے قابض ہوتا ہے اور جب ایک قابض ہوتا ہے تو وہ پھر پچھلوں کے اوپر نکتہ چینی کرتا ہے کہ دیکھو کتنے بے ایمان بددیانت لوگ تھے۔ اتنا روپیہ کھا گئے اور اب ہم اس طرح ان کا حساب لیں گے اور محاسبہ ہو گا اور ایک ایک پائی ان سے واپس وصول کی جائے گی اور پھر ہوتا یہ ہے کہ وصول نہیں کی جاتی۔ اب سوال یہ ہے کہ اتنے دشمن تھے جن کو شکست دی گئی۔ ایسے ظالم لوگ تھے جنہوں نے قوم کو لوٹا اور ان کے ساتھ دوستی کی کوئی وجہ نہیں۔ پھر کیوں محاسبہ نہیں ہوا۔ کیوں ان سے پائی پائی کا حساب نہیں لیا گیا۔ وجہ یہ ہے کہ ان کو اپنی آخرت نظر آرہی ہوتی ہے ان کو پتہ ہوتا ہے کہ کل ہم اسی مقام پر ہوں گے۔ ہمارا بھی محاسبہ ہو گا تو عوام الناس کو دکھانے کے لئے ایک شور برپا ہو جاتا ہے کہ دیکھو پکڑے گئے' پکڑے گئے اب بچ کر نہیں نکل سکتے۔ ہمیں پتہ ہے کہ کن کن بینکوں سے کتنے کتنے روپے نکلوائے ہوئے تھے یا کس کس سے کتنی رشوت لی ہوئی تھی اور پھر وہ سارا معاملہ کھٹائی میں پڑ جاتا ہے۔ مڑ کر دیکھ لیں کسی کا کوئی محاسبہ نہیں ہوا۔ ہوا ہے تو بے نتیجہ ہوا ہے اور اس لئے کہ آگے کل بھی انہوں نے حساب دینا ہے اور اسی قسم کے لوگ اوپر آئے ہوں گے وہ بھی ان کے ساتھ پھر یہی کریں گے۔ پس رزق حرام کے نتیجہ میں قومیں تباہ ہو رہی ہیں۔ سیاستیں بگڑ گئی ہیں۔ ساری سوسائیٹی زہر آلود ہو چکی ہے۔ ہر چیز جھوٹی ہو گئی ہے اور (کلام الٰہی) کی ایک نصیحت کا ایک پہلو ہے جس کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ بعد میں خطوات الشیطان کا ذکر یہ بتانے کے لئے فرمایا ہے کہ تمہارا رخ کیا ہو گا۔ تم آخر شیطان ہو جاؤ گے کیونکہ جس کی پیروی کرتے ہو وہی بن جایا کرتے ہو۔ شروع میں تم سمجھتے ہو کہ تھوڑے سے پیسوں کی بات ہے۔ اپنے بیوی بچوں کا معیار زندگی بڑھا لیں تو کیا فرق پڑتا ہے۔

چھوٹے چھوٹے عام لوگ جنہوں نے دولت کمالی ہے یہ عیش و عشرت کرتے پھر رہے ہیں اور ہمارے پاس جو اتنے بڑے افسر ہیں کار کوئی نہیں جب کہ باقیوں کے پاس کاریں ہیں۔ ہم حکومت کے اچھے نوکر ہیں۔ چنانچہ وہ ان کو پکڑتے ہیں کہ ہم سے تم کام لیتے ہو اور آئے دن درخواستیں کرتے ہو اپنا معیار اونچا کیا ہوا ہے اور ہماری پرواہ کوئی نہیں تو وہ اپنا معیار کچھ بلند کرنے کے لئے اپنے ذہن کو آمادہ کرتے ہیں کہ تمہارا حق ہے اور اس آمادگی کے ساتھ ہی حقیقت میں اپنے آپ کو شیطان کی پیروی پر تیار کر لیتے ہیں اور اپنے آپ کو بہانے مہیا کر دیتے ہیں کہ شیطان کی آئندہ سے اطاعت کیا کرو۔ کوئی فرق نہیں پڑتا فائدہ ہی ہو گا۔ یہ خطوات الشیطان کہاں لے جاتے ہیں۔ اس کا خلاصہ اس آیت نے یہ پیش فرمایا۔(-) تم بڑے ہی جاہل لوگ ہو۔ جس کی پیروی کرتے ہو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ خدا کی باتوں کو چھوڑ کر جب غیر اللہ کی باتیں مانو گے تو یاد رکھو کہ صرف خدا تمہارا دوست ہے۔ اللہ جو بھی نصیحت فرماتا ہے حق کی نصیحت کرتا ہے۔ تمہارے فائدہ کی نصیحت کرتا ہے اور غیر اللہ کی ہر نصیحت ظلم کی نصیحت ہوا کرتی ہے تو جو شخص اپنے کھلے کھلے دشمن کی باتوں میں آجائے اس کا کیا نیک انجام ہو سکتا ہے۔ وہ تو ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا۔ مارا گیا کیونکہ اپنے آپ کو اپنے دشمن کے ہاتھوں میں دیدیا۔ اپنی اولاد کو اپنے دشمن کے ہاتھوں میں دیدیا تو آپ نے ایک ملک کی نہیں کئی ملکوں کی مثال دیکھی ہے جو میں نے بغیر نام کے بیان کی ہے۔

سیاستدانوں کی ہارس ٹریڈنگ

یہ رجحانات عالمی طور پر بہت وسیع ہو چکے ہیں اور یہ سوسائیٹیاں اوپر سے نیچے تک بددیانت ہیں۔ محاسبہ کروانے والے خود بددیانت ہوتے ہیں اور جو لوگ ان کو چنتے ہیں وہ بددیانت ہوتے ہیں اور جس طرح یہ راہنما چنے جاتے ہیں وہ طریق بددیانتی کا ہوتا ہے اور سب جگہ آپ کو رزق حرام کام کرتا ہوا دکھائی دے گا یعنی ووٹوں کی قیمت پڑ رہی ہے۔ جس نے پیسے لیکر ووٹ دینے ہیں وہ یہ کہاں دیکھتا ہے کہ کوئی شریف النفس انسان ہے یا بے ایمان اور بددیانت ہے۔ وہ تو اپنا سودا خود اپنے آپ کو بیچ رہا ہوتا ہے۔ ساری قوم اپنی عزت اپنی ناموس اپنے وقار اپنی بھلائی کے سودے کر رہی ہوتی ہے۔ اور اس پر چسکے لے رہی ہوتی ہے کہ خوب سودا ہوا۔ کسی کی اتنی قیمت پڑ گئی کسی کی اتنی قیمت پڑ گئی۔ پھر اس طرح جو سیاستدان ابھرتے ہیں ان کے سودے ہو رہے ہوتے ہیں اور اس کو آج کل وہاں ہارس ٹریڈنگ کہتے ہیں اور یہ تو ایسا محاورہ ہے کہ جو شخص ہارس ٹریڈنگ کا انگریزی لفظ جانتا ہو وہ سمجھتا ہے کہ میں بہت بڑا عالم انسان ہوں۔ مجھے یہ محاورہ آتا ہے ہارس ٹریڈنگ اور بڑے فخر کے ساتھ ایک دوسرے پر ہارس ٹریڈنگ کے الزام لگائے جاتے ہیں۔ ہارس ٹریڈنگ کا مطلب ہے گھوڑوں کا سودا کرنا یا گھوڑوں کی سوداگری۔ کچھ سیاستدان وہاں سے خرید کر ادھر ڈال لئے اور کچھ یہاں سے خرید کر ادھر ڈال لئے۔ ہارس ٹریڈنگ کے ذریعہ حکومتیں توڑی جاتی ہیں اور جو توڑ رہے ہوتے ہیں وہ دوسروں کو طعنے دے رہے ہوتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ تم نے سیاست کو گندا کر دیا تھا۔ انسانوں کے ایسے ایسے سودے کئے ہیں کہ اب قوم یہ کسی طرح برداشت نہیں کر سکتی اور اس کا توڑ یہ ہے کہ ہم آدمی خرید کر تم سے توڑ لیں گے تو جس چیز کا الزام لگایا جاتا ہے وہی چیز کر کے پھر اسی کے ذریعہ انقلاب برپا ہو رہے ہوتے ہیں۔ جب یہ حالت پہنچ جائے تو کیسے کوئی قوم ہلاکت سے بچ سکتی ہے۔ سارا معاشرہ تباہ و برباد ہو جاتا ہے اور نچلی سطح پر بھی جو لوگ ووٹ دیتے ہیں اور بعد میں بد دیانتوں کے محاسبہ کے مطالبے کرتے ہیں عملاً" وہ سارے بد دیانت ہیں کیونکہ ایک سوسائیٹی کی یہ جو صورتحال ہے یہ بد دیانت افراد کے مجموعہ کا نتیجہ ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ نیک لوگوں کی اجتماعی زندگی کا یہ نتیجہ نکل رہا ہو۔ گھاس اپنی جڑوں تک گندا ہو چکا ہے اور وہاں سے زہرلے کر اگ رہا ہے اور اس کے نتیجہ میں جو بھی فصل ہو گی جو بھی جانور بنیں گے وہ وہی زہر کھاتے چلے جاتے ہیں اور وہ ان کے رگ و ریشے میں سرایت کرتا چلا جاتا ہے۔ رزق حلال کہنے میں تو ایسی بات ہے کہ رزق حلال کی کیا ضرورت ہے۔ صوفی لوگ رزق حلال کھائیں' عام روزمرہ کی زندگی میں چل نہیں سکتا مگر (کلام الٰہی) نے جو تجزیہ آپ کے سامنے رکھا ہے اس کی روشنی میں اتنا بڑا گناہ ہے کہ انفرادی ہو قومی ہو مذہبی دنیا ہو یا غیر مذہبی دنیا ہو ہر سطح پر اور ہر قوم اور ہر علاقہ سے اس کا گہرا تعلق ہے اور اگر رزق حلال کا رجحان انسانوں میں پیدا نہ کیا جائے تو قومیں تباہ ہو جاتی ہیں اور پھر ان کا کوئی اور علاج نہیں۔

قانون پر عمل کے لئے خوف خدا چاہئے

اس آیت کے باقی حصہ سے متعلق (اللہ نے چاہا تو) آئندہ بات کروں گا لیکن گزشتہ خطبہ میں حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا ایک اقتباس پڑھنے سے رہ گیا تھا اس کا اس مضمون سے گہرا تعلق ہے وہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ میں نے یہ بیان کیا تھا کہ جن قوموں میں اخلاق مٹ رہے ہوں اور خدا کا تصور مٹ رہا ہو وہاں قومی رجحانات ایسے ہو جاتے ہیں کہ وہ خود نئی اٹھنے والی نسلوں کو گمراہی کی طرف لیکر جاتے ہیں اور گمراہی کی طرف لے جانا فیشن بن جاتا ہے۔ گمراہی کی طرف لے جانا ترقی پسندی کی نشانی سمجھی جاتی ہے۔ گمراہی کی طرف لے جانا بالغ نظری سمجھا جاتا ہے چنانچہ میں نے بیان کیا تھا کہ یہاں صرف انگلستان ہی کی بات نہیں مغربی دنیا میں جہاں جہاں بھی میں گیا ہوں وہاں سکولوں کے بچوں نے سوال کرتے ہوئے مجھ سے پوچھا ہے کہ ہمیں ہمارے اساتذہ کہتے ہیں کہ اب تم بڑے ہو رہے ہو اس لئے اب تمہیں اپنے ماں باپ کی اخلاقی قدروں کی پیروی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ تم آزاد ہو رہے ہو۔ تم بالغ ہو رہے ہو جو چاہو کرو۔ یہ دنیا چند روزہ ہے اس میں تمہیں آزادی ہے اور وہ ماں باپ یا وہ مذہبی راہنما جو اخلاقی تصور کے تابع تمہاری زندگیوں کو بعض ضابطوں میں ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں وہ تمہارے دشمن ہیں۔ ان کا کوئی حق نہیں تم پر پابندی لگانے کا۔ تمہیں نفسیاتی بیماریوں میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ اگر کچھ کرنے کو دل چاہ رہا ہے تو کرو بے شک۔ روک کر کیوں رکھتے ہو۔ اگر روک کر رکھو گے تو تم نفسیاتی بیمار بن جاؤ گے اور قانون تمہیں حق دیتا ہے۔ اپنے ماں باپ کے خلاف' اپنے مذہب کے خلاف بے شک بغاوت کرو۔ کوئی پابندی نہیں ہے اور دوسری طرف قانون یہ اعلان کر رہا ہوتا ہے کہ خبردار اب تم بالغ ہو رہے ہو۔ پہلے ہم تم سے نرمی کرتے تھے اب اگر تم نے اس قانون کو توڑا تو تم سے سختی کی جائیگی اور کوئی رعایت نہیں کی جائے گی۔ کیا دوغلہ پن ہے۔ کیسی Hypocrisy ہے کہ ایک طرف بالا قانون جو خدا کا قانون ہے اس کو بلوغت کے وقت ٹھکرا کر پارہ پارہ کر کے قدموں میں پھینک دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے یہ پرانا طوق تھا اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے قدموں میں پھینکنا ہی اس کے ساتھ بہترین سلوک ہے اور جہاں انسانی قانون کا تعلق ہے وہ طوق پہنا دیے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں اس سلسلہ میں ایک چیز ہے جس کو وہ بھلا دیتے ہیں اور وہ یہ بات بھلا دیتے ہیں کہ دنیا کے قانون میں بھی عملدرآمد کے لئے دراصل خوف خدا ہی کی ضرورت ہے۔ اگر دنیا کے قانون کو خدا سے خالی کر کے دیکھا جائے تو ہر انسان اس قانون کو اپنے طور پر توڑنے کی کوشش کریگا خواہ کتنی بھی سزائیں مقرر ہوں۔ مجرم جب جرم کر رہا ہوتا ہے تو اس غالب گمان کے تابع وہ جرم کرتا ہے کہ میں دکھائی نہیں دے رہا۔ دن کی بجائے راتوں کے جرم بڑھ جاتے ہیں اور ہر انسان جرم سے پہلے گردوپیش دیکھتا ہے اور اپنی طرف سے تسلی کر لیتا ہے کہ میں دکھائی نہیں دوں گا یا پکڑا نہیں جاؤں گا تو جہاں خدا کا تصور مٹ جائے وہاں حقیقت میں دنیا کے قانون کا احترام بھی لازما" مٹتا ہے اور یہ ان لوگوں کی بے وقوفی ہے کہ یہ رجحان پیدا کر کے خدا کا تو انکار کر دو اور ہمارے قانون کا احترام کرو واقعتہً ملکی قانون کا احترام کروالیں گے۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ بے خدا سوسائیٹیاں قانون سے ہی دور ہو جاتی ہیں اور قانون شکنی ان کی فطرت کا حصہ بن جایا کرتی ہے اور قانون سے بچ کر بھاگنے کا جو تصور ہے یہ حقیقت میں جرم کروانے پر انسان کو آمادہ کرتا ہے اور یہ خطوات الشیطان کی ایک قسم ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے جو تجزیہ پیش فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ جب تم بلوغت کو پہنچتے ہو۔ جب حساب کتاب کی عمر کو پہنچتے ہو تو یاد رکھو کہ دنیا کے قانون سے تو تم بھاگ سکتے ہو مگر خدا کے قانون سے بھاگ نہیں سکتے۔ اس لئے اگر زیادہ احترام کی بات ہے تو خدا کے قانون کا زیادہ احترام کرو کیونکہ دنیا کا قانون توڑو گے تو بچنے کی کئی صورتیں پیدا ہو سکتی ہیں مگر خدا کا قانون توڑ کر بچنے کی کوئی صورت نہیں۔ اس کی ایک مثال میں نے آپ کے سامنے ابھی رکھی ہے۔ ساری دنیا میں جو جرم بڑھ رہے ہیں اور بے اطمینانی بڑھ رہی ہے یہ اسی خدا کے قانون کو توڑنے کا نتیجہ ہے جس کو میں نے بیان کیا ہے۔ آپ کو سمجھنا چاہیے کہ سزائیں دو قسم کی ہیں۔ کچھ سزائیں ہیں جو In Built ہیں نظام کے اندر بنی ہوئی ہیں۔ اس نظام کو جب آپ توڑتے ہیں تو وہ سزائیں ٹوٹے ہوئے نظام سے اچھل کر آپ پر حملہ کرتی ہیں۔ جس طرح شیشے کا گلاس ٹوٹ جائے تو اس کے بعض ٹکڑے انسان کو زخمی کر دیتے ہیں۔ غلطی سے پاؤں پڑ جاتا ہے تو انسان زخمی ہو جاتا ہے مگر خدا کے قانون توڑنے کے نتیجہ میں غلطی کا سوال نہیں ہے۔ وہ قانون خود اپنے بدلے لیتا ہے۔ پس جہاں رزق حلال کو آپ۔ فرضی اور پرانے زمانے کی بات سمجھ لیں وہاں یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ایسی سوسائیٹی کو سزا نہ ملے جو حرام رزق کی عادی ہو چکی ہو اور وہ سزائیں آپ دیکھ رہے ہیں۔ نہ امریکہ اس سے بچا ہے نہ انگلستان بچا ہے نہ جرمنی بچا ہے اور مشرقی قومیں تو سر سے پاؤں تک سزائیں بھگت رہی ہیں اور ان کو ہوش نہیں آرہی۔

مرنے کے بعد ملنے والی سزا

دوسری سزا وہ ہے جو خدا بعد میں دیتا ہے۔ مرنے کے بعد کی دنیا میں اس کی روح جو مسخ شدہ حالت میں بیمار روح کے طور پر اٹھتی ہے وہ خود اپنی ذات میں ایک سزا بن جاتی ہے تو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں کہ

"دنیاوی حکام کا بھی یہی حال ہے کہ وہ ایک قانون مشتہر کر دیتے ہیں اور پھر اگر کوئی ان کے احکام کو توڑتا اور خلاف ورزی کرتا ہے تو پکڑا جاتا اور سزا پاتا ہے....."

فرمایا:۔ اسی طرح خدا نے بھی نظام بنایا ہوا ہے۔ یہ مضمون پیچھے سے چلا آرہا ہے۔ یہ خیال نہ کرو کہ خدا چھوڑ دے گا۔ دنیا کے حکام جس طرح اپنے قانون توڑنے والوں کو سزا دیتے ہیں کائنات کا حاکم اپنے قانون توڑنے والوں کی سرزنش کرتا ہے' پرسش کرتا ہے ان کا مؤاخذہ کرتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ مشتہر ہونا چاہئے۔ سب کو پتہ لگ جانا چاہیے۔ چنانچہ مذاہب آتے ہیں اور خدا کے قانون کی خوب منادی کرتے ہیں۔ خوب کھول کھول کر بیان کرتے ہیں کہ یہ جائز ہے اور یہ ناجائز ہے۔ پھر فرماتے ہیں۔

لیکن دنیاوی حکام کے عذاب سے اور ان کے قوانین و احکام کی خلاف ورزی کی سزا سے آدمی کسی دوسری عملداری میں بھاگ جانے سے بچ بھی سکتا ہے....."

ابھی حال ہی میں انگلستان سے ایک مبینہ مجرم نے بھاگ کر ایک اور ملک میں پناہ لی ہے اور Bail اپنی Jump کر گئے ہیں۔ Bail ضائع کر دی ہے اور کہا ہے کہ میں اس ملک میں دوبارہ نہیں آؤں گا۔ انگلستان بڑی کوشش کر رہا ہے کہ کسی طرح اس دوسرے ملک سے پکڑ کر ان کو واپس بلوایا جائے لیکن آپس میں مجرموں کے تبادلہ کا معاہدہ کوئی نہیں تو یہ اس بات کی ایک مثال ہے کہ ایک مجرم بھاگ کر ایک اور عملداری میں چلا جاتا ہے جس طرح پاکستان میں مجرم بھاگ کر آزاد علاقے میں چلے جایا کرتے ہیں پھر کوئی ان کو پکڑ کر بلوا نہیں سکتا۔ تو فرمایا:

......اور اس طرح پیچھا چھڑا سکتا ہے۔ مثلاً" اگر انگریزی عملداری میں کوئی خلاف ورزی کی ہے تو وہ فرانس یا کابل کی عملداری میں بھاگ جانے سے بچ سکتا ہے.....

دیکھیں! حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اس زمانے میں بھی کیسے پتہ کی بات کی ہے۔ آپ کو پتہ تھا کہ انگریز اور فرانس کی آپس میں رقابت ہے اور امکان موجود ہے کہ انگریز کا مجرم اگر فرانس میں جائے گا تو فرانس اس کو واپس نہیں کرے گا اور کابل کی مثال بالکل واضح ہے۔ جو بھی مجرم بھاگ کر کابل کی عملداری یا افغانستان میں چلے جایا کرتے تھے کبھی بھی انگریز ان کو واپس نہیں لے سکا۔

"...... لیکن خدا تعالیٰ کے احکام و ہدایات کی خلاف ورزی کر کے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے؟ کیونکہ یہ زمین و آسمان جو نظر آتا ہے یہ تو اسی کا ہے۔ کوئی زمین و آسمان کسی اور کا کہیں نہیں ہے.......

.....(تلاش کر لو۔ ڈھونڈو۔ کسی اور کا بنایا ہوا زمین و آسمان کہیں تمہیں دکھائی نہیں دے گا۔) جہاں تم کو پناہ مل جاوے۔ اس واسطے یہ بہت ضروری امر ہے کہ انسان ہمیشہ خدا تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے ڈرتا ہے اور اس کی ہدایتوں کے توڑنے یا گناہ کرنے پر دلیر نہ ہو کیونکہ گناہ بہت بری شے ہے اور جب انسان اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا اور گناہ پر دلیری کرتا ہے تو پھر عادت اللہ اس طرح پر جاری ہے کہ اس جرأت و دلیری پر خدا تعالیٰ کا غضب آتا ہے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔"

ملفوظات۔ جلد نمبر ۶ صفحہ ۳۹۲۔ ۳۹۳)

پس میں جو مضمون بیان کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ دنیا کا غضب تو سب نے دیکھا ہوا ہے جب خدا کے قوانین کو قومی طور پر نظرانداز کیا جاتا ہے یا بے حرمتی کا سلوک ان سے کیا جاتا ہے تو انسان ضرور قومی سزاؤں میں مبتلا ہوتا ہے۔ یہ اتنی قطعی بات ہے کہ کوئی اندھا بھی ہو تو اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ اس کے ساتھ ہی آخرت کے عذاب کو بھی جوڑ دیا گیا ہے۔ فرمایا اس دنیا میں جہاں سزا دیتا ہے پھر آخرت میں بھی بعض سزائیں مقدر ہیں جب تم دنیا کی سزاؤں سے بچ نہیں سکتے تو کیسے گمان کر سکتے ہو کہ آخرت کی سزاؤں سے بچ جاؤ گے۔ پس قانون کے احترام کے لئے خدا کے تصور کا مضبوط ہونا انتہائی ضروری ہے اور دنیا کا قانون ہو یا آخرت کا قانون ہو حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان لائے بغیر کسی قانون کو کوئی تحفظ نہیں ہو سکتا ورنہ انسان اگر خدا کی نظر سے اوجھل ہو جائے تو پھر ہر دوسری چیز سے اوجھل ہو سکتا ہے۔ ایک ہی نظر ہے جو ہر حال میں انسان کو پکڑتی اور دیکھتی ہے اور وہ خدا کی نظر ہے۔ پس جرائم سے بچنے کے لئے خدا کا وجود ضروری ہے اور خدا کا انکار کرنے والے جتنا مرضی زور مار لیں ناممکن ہے کہ وہ جرائم سے بچ سکیں۔ ایک ہی طریق ہے کہ خدا کی طرف واپس آؤ۔ اس سے سچی اور دائمی قوت ملتی ہے۔ اسی سے انسان گناہوں سے بچنے کی طاقت پاتا ہے اور ایک بہتر خوبصورت دلکش معاشرہ دنیا کے سامنے پیش کر سکتا ہے۔

پاکستانی احمدی رزق حلال کے لئے جہاد کریں

اب میں پاکستان کے احمدیوں سے مخاطب ہو کر مختصراً کہتا ہوں کہ مجھے پتہ ہے کہ وہ اس شدید گرمی میں بھی بڑے جوش و خروش سے دور دور سے ان جگہوں میں اکٹھے ہوئے ہیں جہاں ڈش انٹینا کے ذریعہ یہ خطبہ سنایا جا رہا ہے۔ پہلے مجھے ڈر تھا کہ کہیں یہ چار دن کا ولولہ نہ ہو اور اس کے بعد پھر اسی طرح اپنے گھروں میں سو جائیں جس طرح پہلے غفلتیں کیا کرتے تھے مگر ربوہ اور لاہور اور دوسرے گاؤں دیکھ کر آنے والے بعض جو مجھے ملتے ہیں۔ ابھی کل ہی کچھ دوست ملے تھے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس الفاظ نہیں جو ہم بیان کر سکیں کہ کس طرح اللہ کے فضل کے ساتھ یہ جوش اور یہ تعلق کا سلسلہ کم ہونے کی بجائے زیادہ ہوتا چلا جا رہا ہے اور زیادہ مضبوط اور گہرا ہو رہا ہے۔ بعض جگہ یوں لگتا ہے کہ عید کی کیفیت ہے تو میں ان سب کو جو آج اس خطبہ کو سننے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستان میں رزق حلال کے حق میں اگر آپ نے جہاد نہ کیا تو کوئی نہیں ہے جو یہ جہاد کرے گا۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کسی شخص کو یا کسی پارٹی کو نام لیکر کچھ کہنا مناسب نہیں ہے مگر بعض صورتیں ایسی ہیں جن پر قرآن کریم کی یہ آیت صادق آتی ہے کہ (---) فساد خشکی پر بھی غالب آچکا ہے اور تری پر بھی غالب آچکا ہے۔ سمندر بھی زہریلے ہو گئے ہیں اور زمین کی فضا بھی زہر آلود ہو گئی ہے۔ ایسی حالت میں جن قدروں کی حفاظت کا کام حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) اور آپ کی غلام جماعت کے سپرد کیا گیا ہے (-) پس غلام کا کام خدمت کرنا ہے اور اس خدمت کی طرف میں آپ کو بلاتا ہوں اگر آپ نے معاشرے کو بددیانتی سے بچانے کی کوشش نہ کی تو معاشرہ تو تباہ ہو ہی چکا ہے آپ بھی مارے جائیں گے کیونکہ نہی عن المنکر کا ایسا وقت آپہنچا ہے کہ اگر قومی طور پر آپ نے بددیانتی کے ذریعہ کمائے ہوئے رزق کے خلاف آپ نے جہاد نہ کیا تو آپ خود بھی ان بدعادتوں سے بچ نہیں سکیں گے۔ بہت سے احمدی ہیں جو زخمی ہو چکے ہیں۔ وہ وقت نہیں رہا جب یہ کہا جاتا تھا کہ احمدیہ جماعت میں بددیانت آدمی ڈھونڈے سے نہیں ملتا۔ وہ وقت ختم ہو گئے جب یہ کہا جایا کرتا تھا اور مخالف بھی اعتراف کرتے تھے کہ حکومت کے نوکروں میں اگر کسی نے دیانتدار ڈھونڈنا ہے تو احمدی کو تلاش کرے۔ اب تو نہ حکومت کے نوکروں میں نہ باہر دیانتدار کی صورت دیکھنے کو دنیا ترس جاتی ہے اور دیانتداری بے وقوفی سمجھی جاتی ہے۔ پس ایسی حالت میں اگر جماعت احمدیہ نے دیانتداری کا جھنڈا اپنے ہاتھ میں نہ لیا تو حقیقت یہ ہے کہ پھر جماعت میں بھی بددیانتی پیدا ہو جائیگی اور مجھے تکلیف کے ساتھ اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ ابھی بھی داخل ہونی شروع ہو گئی ہے۔ پھر جب یہ بڑھ جائے گی تو آپ کے بس میں نہیں رہے گی کیونکہ بیماریاں جب جسم پر قبضہ کر لیا کرتی ہیں تو پھر ان بیماریوں کا انسان کے پاس کوئی حقیقی علاج نہیں رہتا۔ علاج ہوتے ہیں مگر بیماری اتنے زور سے شدت اختیار کر جاتی ہے کہ وہ علاج کے قابو میں نہیں رہتی۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں:۔

"اب میرا مدعا اور منشاء اس بیان سے یہ ہے کہ (-) جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں (-) وہ جھوٹے مشاغل کے کپڑے اتار دیں اور اپنی ساری توجہ خدا تعالیٰ کی طرف کریں......"

یہ وہ توقع ہے جو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) آپ سے رکھتے ہیں اور اس توقع میں حوالہ وہ دیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ خدا آپ سے یہ توقع رکھتا ہے۔ (-) یہاں سے بات شروع کریں گے تو پھر آپ دنیا کی اصلاح کے اہل قرار دیئے جائیں گے۔ پھر واقعۃً آپ کی طرف غیروں کی نظریں بھی اٹھیں گی جس طرح پہلے اٹھا کرتی تھیں اور سب یہ کہیں گے کہ اس زمانہ میں اگر کوئی اس ملک کو بچا سکتا ہے تو (حضرت بانی سلسلہ عالیہ) کی جماعت ہے جو بچا سکتی ہے۔

غیروں کی جماعت سے توقعات

آج سے پندرہ بیس سال پہلے تک بھی غیروں کو جماعت سے یہی توقع ہوا کرتی تھی۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ شیخوپورہ میں چوہدری انور حسین صاحب کے ہاں بڑی دلچسپ مجلس لگی ہوئی تھی۔ چوٹی کے سیاستدان اور وکلاء جو شیخوپورہ کے تھے وہ آئے ہوئے تھے تو معاشرے کی حالت اور ملک کی حالت پر بحث ہوتے ہوتے ایک صاحب نے اٹھ کر بڑے زور سے یہ کہا کہ سب باتیں ہو چکیں۔ تجزیے ہو گئے سوال یہ ہے کہ نجات کیسے ہو؟ ہم بچیں کس طرح؟ وہ غیر احمدی معزز انسان تھے۔ انہوں نے کہا میری بات تمہیں کڑوی لگے گی مگر میں نے آج سچی بات ضرور کرنی ہے۔ اب یہ ملک اس طرح بچتا ہے کہ دس سال کے لئے جماعت احمدیہ کو ٹھیکہ پر دے دیا جائے۔ اس کے سوا اس ملک کے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے اور میں سمجھا تھا کہ اس کے خلاف بڑا سخت رد عمل اٹھے گا لیکن تمام سامعین نے تائید میں سر ہلایا کہ ہاں تم بات سچی کر گئے ہو۔ اب تو معاملہ بہت زیادہ بڑھ گیا ہے اب تو اگر ٹھیکے پر دیں بھی تو جماعت بیس تیس سال سے کم کے ٹھیکے پر لینے کا سوچ بھی نہیں سکتی لیکن اس ٹھیکے میں ہم کچھ نہیں مانگیں گے۔ ہم صرف تمہیں دیں گے۔ یہ توقع رکھیں گے کہ جو نیک کام تمہیں کہتے ہیں تم تسلیم کرتے چلے جانا۔ جو نیک کوشش تمہارے لئے کریں گے اس کی تائید کرنا۔ تمہارے لئے دعائیں کریں گے لیکن میں جانتا ہوں کہ ملک کا مزاج اس بات کے لئے تیار نہیں ہے۔ پس ایک ہی انقلاب ہے جو اس ملک کو بچا سکتا ہے اور وہ احمدیت کا حقیقی انقلاب ہے۔ ٹھیکے کی باتیں چھوڑیں۔ ہمیشہ کے لئے ان کو اپنا لیں کیونکہ جو آپ کی جھولی میں آئے گا وہ خدا کی جھولی میں آجائے گا اور اس کی حفاظت کا اس سے بہتر اور کوئی انتظام نہیں ہو سکتا اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۱۸۴ میں عبدالعزیز ولد خواجدین قوم گوندل پیشہ ملازمت عمر ساڑھے انتیس سال بیعت پیدائشی احمدی E-9-4 پیر کالونی والٹن روڈ لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۳-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ =/۲۶۰۹ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالعزیز چک نمبر ۲۰۶ ڈاک خانہ تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر۔ گواہ شد نمبر(۱) ظفر احسان ماڈرن موٹرز لاہور چھاؤنی۔ گواہ شد نمبر(۲) عبدالحمید ماڈرن موٹرز لاہور چھاؤنی۔

مسل نمبر ۲۹۱۸۵ میں ظفر احسان ولد چوہدری منیر احمد صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی ساکن قادریہ کالونی گلی نمبر ۱ والٹن روڈ لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۳-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ =/۲۴۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو بھی ہوگی ١٠/١ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ظفر احسان چک نمبر ٢٩٧۔ج۔ب۔ڈاک خانہ گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ گواہ شد نمبر(١) ظفر احمد پاشا ماڈرن موٹرز لاہور چھاؤنی۔ گواہ شد نمبر(٢) عبدالعزیز ماڈرن موٹرز لاہور چھاؤنی۔

مسل نمبر ٢٩١٨٦ میں چوہدری نواب الدین ولد چوہدری بدرالدین صاحب قوم ارائیں پیشہ فارغ عمر اسی سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ٩٣-٧-١ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ١٠/١ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گی ہے۔(١) نقد ایک لاکھ تین ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ -/٥٠٠ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ١٠/١ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری نواب دین ١١/١٧ دارالرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر(١) جمال الدین وصیت نمبر ١٥٧٧٠ کارکن دفتر وصیت۔ گواہ شد نمبر(٢) مجید احمد پسر موصی دارالرحمت وسطی ربوہ۔

مسل نمبر ٢٩١٨٧ میں چوہدری مجید احمد ولد چوہدری نواب دین قوم ارائیں پیشہ کاروبار عمر ٥٦ سال بیعت پیدائشی ساکن ١١/١٧ دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ٩٣-٧-١ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ١٠/١ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی ہے۔(١) ایک عدد پلاٹ ایک کنال 44/16 دارالرحمت وسطی جس کی موجودہ قیمت تین لاکھ روپے ہے۔ (٢) زرعی زمین نزد ڈگری کالج ربوہ ١٢ کنال جسکی موجودہ قیمت اڑھائی لاکھ روپے ہے۔(٣) زمین بنجر نزد باسط کالونی بیس کنال جسکی موجودہ قیمت ٣٥٠٠٠ روپے (٤) کاروبار میں لگی ہوئی رقم مبلغ چار لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ٥٠٠٠+(٥٣٤) روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں اور مبلغ ١٥٠٠ روپے سالانہ آمد از جائیداد یالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ١٠/١ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ سیری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مجید احمد ولد چوہدری نواب الدین صاحب ١١/١٧ دارالرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر(١) خواجہ مبارک احمد ولد خواجہ عبدالرزاق دارالرحمت ربوہ۔ گواہ شد نمبر(٢) جمال الدین وصیت نمبر ١٥٧٧٠۔

مسل نمبر ٢٩١٨٨ میں سعیدہ مجید زوجہ مجید احمد قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ٥١ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 11/17 دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر اکراہ آج بتاریخ ٩٣-٧-١ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ١٠/١ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(١) حق مہر تین ہزار روپے (٢) زیورات طلائی پچیس تولہ قیمت اندازاً -/٧٥٠٠٠ روپے (٤) مکان دس مرلہ نمبر ١٧/١١ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ موجود قیمت ساڑھے چار لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ ٥٠٠ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار کا جو بھی ہوگی ١٠/١ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ سعیدہ مجید اہلیہ مجید احمد 11/17 دارالرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ١ جمال الدین وصیت نمبر ١٥٧٧٠۔ گواہ شد نمبر ٢ مجید احمد ولد چوہدری نواب الدین خاوند وصیت کنندہ۔

مسل نمبر ٢٩١٨٩ میں مجید احمد خان عارف ولد چوہدری حاکم علی قوم پٹھان پیشہ تجارت عمر ٤٩ سال بیعت پیدائشی ساکن فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ٩٣-٧-١ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ١٠/١ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(١) پلاٹ رقبہ ١٠ مرلہ واقع ٢/١٢ فیکٹری ایریا ربوہ -/٦٠٠٠٠ روپے مکان تعمیر شدہ پرانا ٥ مرلہ میں پلاٹ ٢/١٢ فیکٹری ایریا ربوہ -/٤٠٠٠٠ روپے نمبر 12/2 مکان تعمیر شدہ نیا حصہ ٥ مرلہ میں اس کا حصہ 1/6 = -/٢٥٠٠٠ روپے (٢) دو مرلہ پلاٹ ترکہ والد واقع دارالعلوم شرقی -/٤٠٠٠ روپے کل مالیت جائیداد -/١٢٩٠٠٠ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/١٠٠٠ روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا بھی ہوگی ١٠/١ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مجید احمد خان ولد چوہدری حاکم علی ٢/١٢ فیکٹری ایریا ربوہ۔ گواہ شد نمبر ١ بشیر احمد طاہر ولد بدرالدین وصیت ٢٤٢٦٧۔ گواہ شد نمبر ٢ منور محمود کاہلوں وصیت نمبر ١٩٤٢٥۔

مسل نمبر ٢٩١٩٠ میں محمد حسین ولد غلام احمد قوم جٹ بھٹہ پیشہ ملازمت عمر ٤٧ سال بیعت ١٩٦٧ء ساکن ناصر آباد مکان نمبر ٥٣ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج میں بتاریخ ٩٣-٧-٢٩ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ١٠/١ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گی ہے۔(١) زرعی زمین چھ ایکڑ موضع لولے شریف تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ مالیتی اندازاً دو لاکھ روپے (٢) ١٠ مرلہ پختہ مکان واقع ناصر آباد مالیتی اندازاً تین لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/٤٥٠٠ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ١٠/١ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد حسین ولد غلام احمد مکان نمبر ٥٣ ناصر آباد ربوہ۔ گواہ شد نمبر ١ چوہدری عبدالحق صدر موصیان مجلس ناصر آباد وصیت نمبر ١٣٢٦٥۔ گواہ شد نمبر ٢ محمد اسلم ناصر وصیت نمبر ٢٠١٩٤۔

مسل نمبر ٢٩١٩١ میں امۃ البصیر زوجہ بشارت احمد قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ٤١ سال بیعت پیدائشی ساکن ناصر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ٩٣-٦-٢٠ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ١٠/١ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گی ہے۔(١) ٤ تولہ سونا مالیتی تقریباً -/١٦٠٠٠ روپے (٢) حق مہر -/٢٠٠٠ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/٣٠٠ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ١٠/١ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامہ۔ امۃ البصیر زوجہ بشارت احمد مکان نمبر ٦١ ناصر آباد ربوہ۔ گواہ شد نمبر ١۔ چوہدری عبدالحق صدر موصیان ناصر آباد ربوہ وصیت نمبر ١٣٢٦٥۔ گواہ شد نمبر ٢۔ مبشر احمد ظفر وصیت نمبر ٢٧٧٤٨ ناصر آباد ربوہ۔

مسل نمبر ٢٩١٩٢ میں کوثر پروین بنت محمود احمد قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر ٢٦ سال بیعت پیدائشی ساکن 21 ناصر آباد ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ٩٣-٧-١٨ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ١٠/١ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گی ہے۔ زیور طلائی آدھ تولہ مالیتی ٢٠٠٠ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/٤٠٠ روپے جیب خرچ ماہوار مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ١٠/١ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامہ۔ کوثر پروین بنت محمود احمد مکان نمبر ٢١ ناصر آباد ربوہ۔ گواہ شد نمبر ١۔ چوہدری عبدالحق مجلس صدر موصیان ناصر آباد ربوہ وصیت نمبر ١٣٢٦٥۔ گواہ شد نمبر ٢۔ خورشید احمد ولد چوہدری دل محمد وصیت نمبر ١٦٢٠٩۔

مسل نمبر ٢٩١٩٣ میں بشریٰ محمود بنت محمود احمد صاحب قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر ٢٣ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ٩٣-٧-١٨ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ١٠/١ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیور طلائی ١ تولہ مالیتی -/٤٠٠٠ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ٤٠٠ روپے ماہور بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ١٠/١ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ امتہ بشریٰ محمود بنت محمود احمد مکان نمبر ٢١ ناصر آباد ربوہ۔ گواہ شد نمبر ١ چوہدری عبدالحق صدر مجلس موصیان ناصر آباد وصیت نمبر ١٣٢٦٥۔ گواہ شد نمبر ٢ خورشید احمد ولد دل محمد وصیت نمبر ١٦٢٠٩

مسل نمبر ٢٩١٩٤ میں محمود احمد طاہر ولد ماسٹر بشیر احمد قوم ڈوگر پیشہ ملازمت عمر ٣٢ سال بیعت پیدائشی ساکن دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ٩٣-٣-١ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ١٠/١ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی ہے۔ پلاٹ ٥ مرلہ واقع باسط کالونی نزد ربوہ مالیتی -/١٠٠٠٠ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/١٤١٠ روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ١٠/١ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمود احمد طاہر ولد ماسٹر بشیر احمد صدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ١۔ شفیق الرحمان اطہر وصیت نمبر ٢٦٣٣٣۔ گواہ شد نمبر ٢۔ محمد لطیف ولد مکرم میاں نور محمد وصیت نمبر ٢٦١٠٢۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم محمد افضل قریشی صاحب مربی مغربی افریقہ کی اہلیہ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ کو اچانک گر جانے کی وجہ سے کولہے میں فریکچر ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر نے اپریشن تجویز کیا ہے۔ آپ عرصہ سے بعارضہ شوگر اور گردوں میں انفیکشن کے سبب علیل ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور مبارک دراز عمر سے نوازے۔

○ مکرم نواب مصطفیٰ احمد خان صاحب ابن حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب و حضرت سیدہ نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ میڈیکل چیک اپ کے لئے ۳۔ ستمبر کو امریکہ گئے تھے۔ بفضل تعالیٰ TESTS ٹھیک نکلے ہیں اب آپ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

○ عزیز منور لقمان متعلم جامعہ احمدیہ مورخہ ۹۳-۹-۱۲ سے بوجہ ٹائیفائیڈ بخار فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔
اللہ تعالیٰ عزیز کو جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔

○ مکرم چوہدری منور احمد صاحب جاھمن ضلع لاہور عرصہ چار ماہ سے بیمار ہیں اور چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

تبدیلی نام

○ میں نے اپنے بیٹے محمد احمد کا نام تبدیل کر کے سعادت احمد رکھ لیا ہے۔ آئندہ سے اسے سعادت احمد کے نام سے پکارا اور لکھا جائے۔

شفقت رسول
ولد غلام رسول ساکن ۷-۲۱
دار الصدر غربی ربوہ

سنہ ۱۹۱۱ سے مصروف خدمت
حکیم عبد الحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

خواتین کے لیے انتظام کے ساتھ
خداوند کریم کی رحمت سے 80 اسی سال سے زیادہ عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے ان کی دعائیں حاصل کر رہا ہے، آپ بھی اپنی دیرینہ خواہشات کی تکمیل کیلیے خود مل کر یا بذریعہ ڈاک علاج و مشورہ کر سکتے ہیں
اولاد سے محرومی ○ اولاد نرینہ کی خواہش ○ اولاد کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا ○ اٹھرا ○ لیکوریہ ○ ایام کی بے قاعدگی ○ بچوں کا سوکھا ○ گرمی ○ گیس ○ شوگر وغیرہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
برانچیں
محمود آباد 3 کراچی 44 نزد پوسٹ آفس PP. 548179
نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان PP. 510564
نارووال مریکے روڈ چوک قلعہ کار والا ضلع سیالکوٹ
نزد ٹیکس اقصیٰ چوک ربوہ ضلع جھنگ 906
کوٹھی 2029 سٹریٹ 32 سیکٹر آئی 16/2 اسلام آباد
جوہر ٹاؤن سکیم فیز I بالمقابل مسجد چک مزنگ نیو کیمپس روڈ لاہور
ہیڈ آفس: پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ
سب آفس: چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون: 218534-219065

یوم تحریک جدید۔ ۲۲/ اکتوبر ۱۹۹۳ء

حسب فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۹۱ء کہ!۔
"وکالت دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ یوم تحریک جدید منانے کا اہتمام کرے"

(۱) اس کی تعمیل میں امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ ۲۲/ اکتوبر ۱۹۹۳ء بروز جمعۃ المبارک یوم تحریک جدید منایا جائے جس میں احباب جماعت کو چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔

(۲) اس موقع پر امراء صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے دیگر مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

(۳) خطبات میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت عملی بیان کی جائے (۴) اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونے والے انعامات و افضال الٰہیہ کا احباب جماعت کے سامنے ذکر کیا جائے۔

(۵) اس دن حسب ذیل مطالبات پر خصوصی طور پر روشنی ڈالی جائے۔

(۱) احباب جماعت سادہ زندگی بسر کریں---- لباس اور کھانے میں سادگی اختیار کی جائے۔

(۲) مطالبات وقف اولاد / وقف زندگی ---(ا) والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے وقف کریں (ب) نوجوان اور پنشنرز احباب دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔ (ج) رخصت موسمی اور رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

(۳) اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

(۴) جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی مل سکے کر لیں۔ (۵) عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔ (۶) راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔ (۷) قومی دیانت کا قیام کریں (۸) مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔

امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹ سے بھی دفتر کو مطلع فرمائیں۔

وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ ضلع جھنگ

سانحہ ارتحال

○ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ بیوہ غلام سرور ملک صاحب بھیروی مورخہ ۹۳-۹-۱۳ میو ہسپتال میں انتقال کر گئی ہیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ لاہور سے جنازہ ربوہ لایا گیا۔ بیت المبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ملک محمد رفیق صاحب صدر محلہ دار الصدر غربی نے دعا کرائی۔ آپ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ جنت بی بی صاحبہ (عرف جیو) (سابق ریاست کپور تھلہ) زوجہ (میاں) عبد الکریم صاحب قادیانی یکم ستمبر ۱۹۹۳ء کو وفات پا گئیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ عمر تقریباً ۹۴ سال تھی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم حافظ محمد یوسف صاحب سابق زعیم انصار اللہ چک نمبر ۱۵۲ شمالی ضلع سرگودھا قریباً ۷ ماہ فالج کے عارضہ سے بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۹۳-۸-۱۴ کو فوت ہو گئے۔ آپ موصی تھے۔ جنازہ مورخہ ۹۳-۸-۱۵ بعد فجر مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے پڑھایا اور تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

ایک نادر موقعہ

نئی جلسہ گاہ کے بالکل سامنے شمال کی جانب کہکشاں ہاؤسنگ سکیم ربوہ میں صرف (۴۰) چالیس پلاٹس (گورنمنٹ سے منظور شدہ) (۵' ۱۰' ۱۵ مرلہ) آسان اقساط پر فروخت کئے جا رہے ہیں۔ پہلے آئیں پہلے پائیں کی بنیاد پر بکنگ شروع کر دی گئی ہے۔ خواہش مند حضرات فوری رابطہ کریں۔
عزیز احمد خان۔ پراپرٹی مرکز ۳۔ بلال مارکیٹ ربوہ فون گھر 414-211842

طلباء و طالبات کے لئے
سکول شوز
جوگر و دیگر ورائٹی کے ساتھ
نیو کامران شوز گولبازار ربوہ

تریاقِ اٹھرا فی ڈبیہ ۲۰/- | نور کاجل فی شیشی ۵/- | نورِ نظر اولاد نرینہ کے لئے فی کورس ۶۲۵/- | زد جامِ عشق ۳۰ گولی ۳۰/- | اکسیر معدہ ۸/-۱۵/-۳۰/- | قندِ شفا نزلہ زکام دور کرنے کیلئے ۱۰/- | حبِ سعال کھانسی اور خراش گلو کیلئے ۱۰/- | خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار - ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۶- ستمبر- رات کو ٹھنڈ ہوتی ہے۔
دن میں دھوپ گرمی کا احساس دلاتی ہے۔
ربوہ کا درجہ حرارت : ۳۳ درجے سنٹی گریڈ

○ امریکی دفتر خارجہ نے پاکستان کے وزیر اعظم کی طرف سے ایٹمی پروگرام کو روک دینے کے اعلان کا خیر مقدم کیا ہے۔ گذشتہ روز وزیر اعظم معین قریشی نے اعلان کیا تھا کہ پاکستان کا ایٹمی پروگرام اس کی موجودہ ارتقائی حد پر روک دیا گیا ہے۔ امریکہ نے کہا ہے کہ پاکستان کے جوہری ہتھیاروں کے پروگرام کے تمام پہلوؤں کو روکنے کا اقدام دنیا میں ایٹمی ہتھیاروں کا پھیلاؤ روکنے میں مددگار ہوگا۔ ترجمان نے کہا کہ جنوبی ایشیا کے تمام ممالک پر زور دیا جاتا ہے کہ وہ وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کی تیاری روک دیں اور بالآخر اسے مستقل طور پر روک دیں۔

○ وزیر خارجہ مسٹر عبدالستار نے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ امریکہ پاکستان کو علیحدہ کر رہا ہے جبکہ بھارت ایٹمی اسلحہ کے ڈھیر لگا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاک بھارت تعلقات منجمد ہو چکے ہیں۔

○ قاضی حسین احمد نے نگران وزیر اعظم کو خبردار کیا ہے کہ وہ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو دفن کرنے سے باز رہیں۔ پاکستان امریکہ کی طفیلی ریاست نہیں ہے۔ وزیر اعظم کے لئے یہی مناسب ہے کہ وہ بیرونی مفادات کے محافظ بین الاقوامی بیورو کریٹ نہ بنیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ میں شناختی کارڈ دکھانے کی پابندی کو چیلنج کرنے کی درخواست کی سماعت شروع ہو گئی ہے۔ پیپلز پارٹی کا مطالبہ ہے کہ یہ پابندی ختم کی جائے۔ پیپلز پارٹی کے وکیل نے سوال کیا کہ کیا چیف جسٹس، نواز شریف اور بینظیر کو اپنی شناخت کے لئے کارڈ دکھانا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ آئین میں درج شرائط کے علاوہ ووٹر کے لئے کوئی شرط نہیں لگائی جاسکتی۔

○ الیکشن کمیشن نے سیاسی لیڈروں کے خلاف انتخابی ضابطوں کی خلاف ورزی کرنے پر کارروائی شروع کر دی ہے۔ کمیشن بڑے سیاسی لیڈروں کو نوٹس جاری کرنے پر غور کر رہا ہے۔ الیکشن کمیشن کے ایک رکن مسٹر جسٹس شیخ ریاض احمد نے کہا ہے کہ لیڈروں کے ضابطہ اخلاق پر عمل نہ کرنے سے ان کے امیدواروں کو شہ مل رہی ہے۔ لاہور میں کئی تصادم ہو چکے ہیں۔ حیدر آباد میں پروفیسر غفور کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔

○ وزیر اعظم معین قریشی نے کہا ہے کہ پاکستان اپنے ایٹمی پروگرام کو یکطرفہ طور پر نہ تو بند کرے گا نہ رول بیک کرے گا۔

○ مسٹر مرتضیٰ بھٹو انتخابات میں ۱۴- نشستوں سے دستبردار ہو گئے ہیں۔ اب وہ قومی اسمبلی کی ۳ اور صوبائی اسمبلی کی ۶- نشستوں پر انتخاب لڑ رہے ہیں انہوں نے کہا کہ میں اپنی والدہ کی تحریک پر ان نشستوں سے دستبردار ہو رہا ہوں۔

○ دریا خان میں نقاب پوشوں نے فائرنگ کر کے سپاہ صحابہ کے لیڈر کو قتل کر دیا۔ ضلعی صدر سمیت ۶- افراد فائرنگ سے زخمی ہو گئے۔ واردات کے بعد پورے ضلع بھکر میں ہڑتال کر دی گئی۔

○ گورنر سندھ حکیم سعید دہلوی نے کہا ہے بھیک ملے گی تو ایٹمی پروگرام پھر شروع کر دیں گے۔ حکومت کے پاس پیسے ختم ہو گئے۔ ایٹمی پروگرام پہلے ہی بند کر دیا گیا تھا اعلان اب ہوا ہے۔

○ شمالی علاقوں کی آئینی حیثیت کا تعین کرنے کے لئے رائے عامہ معلوم کرنے کا فیصلہ کیا جا رہا ہے۔ قائم مقام صدر مسٹر وسیم سجاد سکردو اور گلگت کا دورہ کر کے اس بارے میں صورت حال معلوم کریں گے۔

○ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ جونیجو گروپ نے پاکستان ڈیمو کریٹک فرنٹ کے نام سے اتحاد قائم کر لیا ہے۔ الیکشن اور اس کے بعد دونوں جماعتیں ایک دوسرے سے تعاون کریں گی۔ دونوں کی طرف سے ۱۵ نکات پر مشتمل مشترکہ منشور کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ کوئی کارکن اس مشترکہ پارلیمانی گروپ کے قواعد کی خلاف ورزی کرے گا تو پارلیمانی لیڈر اس کے خلاف ریفرنس بھیجے گا۔

○ صومالیہ میں باغیوں نے امریکہ کا ایک ہیلی کاپٹر مار گرایا ہے جس سے تین امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔ پاکستانی امریکی اور ملائشیا کے فوجی دستوں نے جوابی حملہ کیا جس کے نتیجے میں دو پاکستانی اور تین امریکی فوجی زخمی ہو گئے۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ الیکشن آخری روز بھی ملتوی ہو سکتے ہیں۔

○ روس میں اقتدار کی کشمکش کے نتیجے میں خانہ جنگی کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ پارلیمنٹ کی عمارت کے گرد فوج اور پولیس نے گھیرا ڈال دیا ہے۔

○ سابق وفاقی وزیر شیخ رشید کے جلسے میں جدید ترین کیمیکل سپرے سے متعدد شرکاء بے ہوش ہو گئے کئی افراد کی حالت دوسرے روز بھی نہیں سنبھلی۔ اس کیمیکل کا سپرے حاضرین کو منتشر کرنے اور بھگدڑ مچانے کے لئے کیا گیا تھا۔

○ میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ پاکستان توڑنے والے خود اپنے تیر کا شکار ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ انتخابات کے حوالے سے صوبہ سندھ میں انقلابی تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔ سندھ کے عوام اب کسی بے نظیر کو نہیں جانتے۔ انہوں نے کہا کہ صرف مسلم لیگ ایٹمی پروگرام کا تحفظ کر سکتی ہے۔ ہم نے غیر ملکی دباؤ کے باوجود ایٹمی پروگرام رول بیک کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ جبکہ بے نظیر نے ایٹمی پروگرام پر غیر ملکی دباؤ قبول کر لیا تھا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اب ہم پاکستان کو کمپیوٹر اور سیٹلائٹ کی دنیا میں لے جانے کا جہاد شروع کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ نئے سوشل کنٹریکٹ کے ذریعے انگریز کا دیا ہوا نظام تبدیل کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ انشاء اللہ پیپلز پارٹی ۱۹۷۰ء والے انتخابی نتائج حاصل کرے گی۔ اب عوام کسی کے دھوکے میں نہیں آئیں گے شکست مخالفین کا مقدر بن گئی ہے۔ اب کوئی ایجنسی آئی جے آئی نہیں بنائے گی نہ کوئی انہیں بچانے والا بابا آرہا ہے۔

ہر قسم کے فریج - ڈیپ فریزر - ایئر کنڈیشنر
خریدنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں۔
نیشنل الیکٹرونکس
۱- لنک میکلوڈ روڈ لاہور
جودھا مل بلڈنگ - لاہور
فون : ۷۲۲۳۲۲۸ - ۳۵۷۳۰۹

وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ
ڈش انٹینا سائز 12 فٹ
WAZ-SATELLITE SYSTEM
معیاری گارنٹی شدہ ریسیور اعلیٰ کوالٹی۔ تصویر- آواز
بالکل صاف۔ ہر لحاظ سے ذمہ داری
فون: (0437) 2644 3024 3068
رابطہ کیلئے: میاں حفیظ احمد احمدیہ منزل وزیر آباد کارخانہ حاجی پورہ
کوکا کولا ایجنسی
راولپنڈی: میاں سعید احمد 051/429771

ہر سائز کے
ڈش انٹینا
دستیاب ہیں نیز ہماری ترجیحات میں احباب جماعت کا مفاد ۸ فٹ کی جالی دار ڈش پر بہترین رزلٹ شامل ہے۔ بچت کا بہترین موقع ضائع نہ کریں
طاہر احمد محمود رحمت شرقی (ب)
راجیکی روڈ نزد بیت الراجیکی ربوہ

○ ڈش انٹینا میں بھاری گیج کا میٹریل استعمال کرنے کی وجہ سے ہمارے بنے ہوئے ڈش نہایت مضبوط اور بہترین رزلٹ دیتے ہیں۔
تمام سیٹیلائٹ کے لئے موزوں۔
آپ کے جانے پہچانے آزمودہ خدمت گار
ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ۔
بشارت احمد خان
فون دفتر ۲۱۱۲۷۴ - فون گھر ۴۸۷

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس
SPERMAIOZOA COURSE RS250/-
عورتوں کیلئے کورس
بانجھ پن کورس STERILITY COURSE RS 130/-
اٹھرا کورس ATHRA COURSE RS125
تفصیلی لٹریچر مفت
کیوسٹو میڈیسن (ڈاکٹر رحیم ہومیو) کمپنی
رجسٹرڈ- ربوہ
فون: ۶۰۶ - ۷۷۱